حضرت شاہ ابوسعید حسنی رائے بریلوی کے روابط حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان سے — مراسلات کی روشنی میں[1]

از ـــــــ مولانا نسیم احمد فریدی امروہی

مکتوبات حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بنام حضرت رائے بریلویؒ

مکتوب (۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـــــــ حقائق و معارف

آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ السید الحسیب النسیب النجیب النقیب السید ابوسعید الحسنی سلمہ اللہ واوصلہ الیٰ فوق مناہ آمین ـــــ الحمد للہ الذی فتح الیسنۃ اولیائہ لمعارف لا تعد ولا تحصٰی وکشف علیہم عوارف لا عدہا یوجیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الاولیاء محمدن المصطفیٰ واحمد المجتبیٰ وعلیٰ آلہ واصحابہ بدور الدجیٰ ونجوم الھدیٰ ـــــ امابعد ـــــ از فقیر حقیر عبدالعزیز عفا اللہ عنہ والحقہ بسلفہ الصالحین فی المکارم المآثر مطالعہ فرمایند ـــــ الحمد للہ علی العافیۃ والمسئول من جنابہ الکریم ان یعافینا وایاکم آمین! ـــــ ہرچند بذکر جمیل ایشاں پیوستہ رطب اللساں

---

[1] یہ مضمون ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ سے شکریہ کے ساتھ نقل کیا جاتا ہے ـــ مدیر

بودیم وور پیشِ ارباب بصیرت دفتر مناقب واحوالِ ایشاں میکشودیم لیکن بجہتِ عدمِ وصول مکاتیب بہجت اسالیب کہ بمنزلۂ نصف الملاقات است بلابل شوق دربا تین ارواح بنغمات یا آسفی علی یوسفؑ چوں ہزار داستان در ترنّم می آمد ونیرانِ اشتیاق درکانونِ سرائر شعلہ برمی زد وعساکرِ اندوہِ فراق بر ولایاتِ قلوب میتاخت وطارحِ جنان را بلجامِ اذکار در ریاضت می انداخت ـــــ الحمد للہ کہ صحیفۂ شریفہ متضمن معارف حقّہ ووجدانیات مطابقہ خاطر فاتر را گل گل شگفانید واز قیدِ انتظار رہانید ـــــ

فقلتُ لہٗ اہلاً وسہلاً ومرحبا. بخیر کتاب جاءمن خیر کاتب فان کان عنی فی العیان مغیبا فلیس لدی صدری وقلبی بغائب ـــ ہذا وقد طالعتُ معارفکم المکتوبۃ فی ذیل الصحیفۃَ فوجدتُہا صحیحۃَ المعانی وراسخۃَ المبانی زاد اللہ فی عرفانکم ورفع شانکم ـــــ الآنکہ درین معارف تفصیلِ دیگر کہ از مذوقاتِ حضرتِ پیر دِنُعمت قدس اللہ سرّہٗ واز مدرکاتِ این فقیر است نیز فہم باید کرد وآں آنست .... این حالت عجب حالت است کہ بہ سبب غلبۂ .... سکھ ومرہٹہ وجٹ بر بلادِ مسلمین ونہبِ اموالِ ایشاں وانتہاکِ حرمتِ ایشاں دل وجان آسائش را فراموش نمودہ چنانچہ فقیر نیز مع قبائل بمسرا آباد انتقال نمودہ است وبمقام میانِ دوآب زیرِ دزیر برنعالِ فرسانِ این بدکیشاں شد لیکن الحمد للہ کہ این فقیر وقریۂ پہلت وبرادر صاحب کلاں ہمہ باآبرو وناموسِ جان ومال بسلامت ماندیم والسلام ـ از طرف ہمہ صغار وکبارِ اینجا خصوصاً والدہ صاحبہ ومیاں رفیع الدین و عبدالقادر وخواجہ محمد امین جیو وسائر یاراں سلامِ شوق خوانند ـــــ

ترجمہ: ـــــ بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــــ حقائق ومعارف آگاہ فضیلت وکمالات دستگاہ ...... السید ابو سعید حسنی ـــ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور اس درجہ پر پہونچائے جس کی وہ تمنّا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبے پر فائز کرے آمین!

اللہ کی حمد ہے کہ اس نے اپنے اولیاء کی زبانوں کو بے شمار معارف کے ساتھ کھولا اور ان پر وہ عوارف ظاہر فرمائے جن کو گنا نہیں جاسکتا ـــ صلوٰۃ وسلام سید الانبیاء

والاولیٰ، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ پر اور ان کے آل و اصحاب پر جن میں سے ہر ایک بدر الدجیٰ اور نجم الہدیٰ تھا ـــــ بعد حمد و صلوٰۃ ـــــ فقیر حقیر عبد العزیز کی طرف سے مطالعہ فرمائیں ـــــ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے اور اس کو مکارم و مآثر میں سلفِ صالحین سے لاحق فرمائے ـــــ الحمد اللہ عافیت سے ہوں اور رب کریم سے یہی درخواست ہے کہ وہ ہم کو اور آپ کو عافیت سے رکھے آمین! ـــــ

چند کہ آپ کے ذکرِ جمیل سے ہم ہمیشہ رطب اللسان رہتے تھے اور ارباب بصیرت کے سامنے آپ کے دفترِ مناقب واحوال کھولتے رہتے تھے لیکن چونکہ آپ کے مسرت آمیز خطوط نہیں آرہے تھے جو کہ نصف ملاقات کی مانند ہوتے اس لئے ہم سب کے عنادلِ شوق باغات ارواح کے اندر غمِ جدائی میں چہچہارہے تھے اور اشتیاق کی آگ دلوں کی بھٹی میں بھڑک رہی تھی نیز اندوہِ فراق کے لشکر ممالکِ قلوب پر چڑھائی کر رہے تھے اور ہم کو افکار میں مبتلا کر رکھا تھا۔ الحمد اللہ کہ (ایسی حالت میں) صحیفۂ شریفہ پہونچا جو کہ معارفِ حقہ اور وجدانیات مطابقہ پر مشتمل تھا اور جس نے دل غمگین کو پھول کی طرح شگفتہ کر دیا اور قیدِ انتظار سے رہائی دی ـــــ میں نے کہا مرحبا اچھے کاتب کے پاس سے اچھا خط آیا ہے اگرچہ وہ کاتب میری نظر سے غائب ہے مگر میرے سینے اور قلب سے غائب نہیں ہے ـــــ میں نے آپ کے لکھے ہوئے معارف کا مطالعہ کیا جو اس مکتوب کے ذیل میں تھے ـــــ میں نے ان معارف کو صحیح اور پختہ پایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عرفان کو اور بڑھائے اور آپ کی منزلت کو بلند فرمائے ـــــ مگر اتنی بات ہے کہ ان معارف میں ایک اور تفصیل بھی سمجھ لینی چاہیئے جو حضرت والد نعمت قدس اللہ سرہٗ (حضرت شاہ ولی اللہؒ) کے ذوق کی چیز ہے اور اس فقیر کے مدرکات میں سے ہے ـــــ (آگے وہ تفصیل ہے جو یہاں پر دقیق ہونے کی بنا پر پیش نہیں کی گئی) ....

اس وقت عجیب عالم ہے کہ بلادِ مسلمین پر غلبۂ سکھ و مرہٹہ و جٹ کے باعث اور ان کے اموالِ مسلمین کو لوٹنے اور مسلمانوں کی بے آبروئی کرنے کی وجہ سے دل وجان نے آسائش و آرام کو فراموش کر دیا ہے چنانچہ فقیر بھی مع قبائل و متعلقین مراد آباد

آگیا ہے ــ وہ آبے کی تمام سرزمین مذکورہ بالا قوموں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے زیر و زبر ہوگئی ہے ۔ الحمدللہ فقیر اور قریہ پھلت (کے ساکنین اور بڑے بھائی شیخ محمد[۱] قصبہ بڑھانہ میں) بعزت و آبرو اور جان مال کی سلامتی کے ساتھ ہیں ــــــ والسلام ــ یہاں کے تمام خرد و کلاں کی طرف سے خصوصاً والدہ ماجدہ کی جانب سے اور میاں رفیع الدین، عبدالقادر اور خواجہ محمد امین[۲] صاحب نیز تمام دوستوں کی طرف سے سلام پہونچے ۔

مکتوب (۲) سلالہ دودمانِ نجابت و خلاصۂ خاندانِ کرامت، مجمع المحاسن میر ابوسعید اسعدہم اللہ تعالےٰ بعد تحیات اشتیاق مرتسمات از فقیر عبدالعزیز واضح باد ــــ الحمدللہ علی العافیہ والسلامۃ منہ، والمسئول من اللہ سبحانہ، ان یدیمہا لنا ولکم ــــ قبل ازیں دو مرتبہ مکاتیب محبت اسالیب رسید متضمن وقائع عجیبہ و

---

[۱] الشیخ العالم المحدث محمد بن ولی اللہ بن عبدالرحیم العمری الدہلویؒ احد رجال العلم والطریقۃ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بڑے صاحبزادے (حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زوجۂ اولی کے لبطن سے) تھے، دہلی میں پیدا ہوئے وہیں نشو و نما پائی ۔ اپنے والد بزرگوار سے مکمل تعلیم حاصل کی اور ان کے انتقال کے بعد قصبہ بڑھانہ ضلع مظفرنگر میں سکونت اختیار کرلی ۔ ۱۲۰۸ھ میں وہیں انتقال فرمایا ۔ بڑھانہ کی جامع مسجد میں آپ کا مزار ہے {نزہتہ الخواطر جلد (۷)}

[۲] الشیخ العالم الکبیر الخواجہ محمد امین الولی اللہی الکشمیری ــ آپ اصل کے لحاظ سے کشمیری اور سکونت کے لحاظ سے دہلوی ہیں ۔ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بڑے خلفا میں سے ہیں (آپ پہلے وہ شخص ہیں جو) حضرت شاہ صاحبؒ کی طرف نسبت کرکے ولی اللہی کہے جاتے تھے ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ان سے بھی اخذ علم کیا ہے جیسا کہ عجالۂ نافعہ سے واضح ہو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ان کے لئے بھی بعض رسائل تصنیف فرمائے ہیں ۔ ان کی وفات غالباً ۱۱۸۷ھ میں ہوئی ہے ۔ جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اگلے مکتوب گرامی سے ظاہر ہے {نزہتہ الخواطر جلد (۶)}

کشوف صحیحہ بود خیلے مسرور گردانید حق تعالیٰ در ترقیاتِ مراتب عالیہ افزائش کُناد۔ توقع کہ ہموارہ یاد فرمابودہ براحوالِ سعادت مآل مطلع فرمودہ باشد کہ باعث زیادت اطمینان خواہد بود و مزاج فقیر از مدتِ یکساں بلکہ زیادہ بسبب عارضہ برودت و رطوبت کسلمند میباشد الحمد للہ دریں ایام اکثر عوارض زائل شدہ طبیعت رُو بصحت کلی آورد۔ مگر گاہ گاہ اندک اثرے ظاہر میشود تدارکِ آں بادویۂ مجرّبہ نمودہ می آید۔ خاطر جمع دارند برادرانِ عزیز القدر سلمہم اللہ تعالیٰ سلام می رسانند۔ رفیع الدین بفضلِ الٰہی از تحصیل علوم فارغ شدہ در مجلس کہ مجمع علماء و فقراء بود دستار تبرک بستہ اجازتِ درس دادہ شد۔ الحمد للہ مردم بسیارے از تعلیم وے مستفید اند عبد القادر ہم اکثر کتب تحصیل را خواندہ است بمرتبۂ فضیلت رسیدہ ان شاء اللہ برکت ارواحِ طیبہ عنقریب فارغ التحصیل خواہد شد۔ عبد الغنی قرآن را ختم نمودہ در رمضان مبارک گزشتہ در محراب استادہ شد باہتمام تمام در حفظِ قرآن شریف اہتمام نمود الحال کتب فارسی شروع کردہ است بعد ماہ مبارکِ آئندہ قصد ہست کہ شروع در صرف و نحو کنائیندہ خواہد شد والسلام۔ میر ابو اللیث و دیگر فرزنداں را سلام ہمہ ہا رسانند برادر صاحب بزرگ شیخ محمد صاحب سلام شوق می رسانند۔ والدہ صاحبہ نیز سلام و دعا گفتہ اند فقیر محمد امین (کاتب تحریر) سلامِ شوق ابلاغ می نماید —

ترجمہ —— سلالۂ دودمانِ نجابت، خلاصۂ خاندانِ کرامت، مجمع المحاسن میر ابو سعید اسعد ہم اللہ تعالیٰ فقیر عبد العزیز کی طرف سے بعد سلام واضح ہو کہ میں عافیت و سلامتی کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے درخواست ہے کہ وہ ہم کو اور آپ کو ہمیشہ عافیت سے رکھے — اس سے پہلے دو محبت آمیز مکتوب ملے جو وقائعِ عجیبہ اور کشوفِ صحیحہ پر مشتمل تھے، انھوں نے بہت مسرور کیا۔ حق تعالیٰ مراتب عالیہ میں مزید ترقی عطا فرمائے — امید ہے کہ (اسی طرح) ہمیشہ یاد فرما کر احوالِ سعادت مآل سے مطلع فرماتے رہیں گے تاکہ زیادت اطمینان کا موقع ملے — — فقیر کا مزاج ایک سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے عارضۂ برودت

ورطوبت کے سبب کسلمند رہتا ہے۔ الحمد اللہ ان ایام میں اکثر عوارض زائل ہو گئے ہیں اور طبیعت صحتِ کلی کی طرف متوجہ ہے مگر کبھی کبھی تھوڑا بہت (بیماری کا) اثر ظاہر ہو جاتا ہے اور اس کا تدارک مجرب دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ خاطر جمع رکھیں ــــــ رفیع الدین بفضلِ الٰہی تحصیل علوم سے فارغ ہو گئے ہیں مجمع علماء و فقراء میں دستار تبرک ان کے سر پہ باندھ کر اجازت درس دے دی گئی ہے۔ الحمد للہ بہت سے لوگ ان کی تعلیم سے مستفید ہوتے ہیں۔ عبدالقادر نے بھی اکثر کتب درسیہ کو پڑھ لیا ہے اور وہ بھی فضیلت و مولویت کے درجے کو پہونچ گئے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو ارواحِ طیبہ کی برکت سے عنقریب وہ بھی فارغ التحصیل ہوں گے ــــــ عبدالغنی نے قرآن شریف ختم کر لیا ہے۔ گزشتہ رمضان المبارک میں انھوں نے پہلی محراب سنائی۔ کامل استعداد کے ساتھ حفظِ قرآن میں انھوں نے اہتمام کیا ہے ــــــ اب انھوں نے کتب فارسی پڑھنی شروع کر دی ہیں۔ اگلے ماہ مبارک (رمضان) کے بعد قصد ہے کہ صرف و نحو شروع کرا دی جائے۔ والسلام ـــ میر ابو اللیث اور دیگر فرزند کو سب کا سلام پہونچا ئیں۔ برادرِ بزرگ شیخ محمد صاحب سلام شوق پہونچاتے ہیں۔ والدہ صاحبہ بھی سلام و دعا فرماتی ہیں۔ فقیر محمد امین (کاتب تحریر) سلامِ شوق پہونچاتا ہے۔

مکتوب (۳) بہ زبان عربی۔ السید الجید والشریف الاید طرۃ ناصیۃِ السیادۃ غرۃ جبہتہِ السعادۃ۔ بنوی الاخلاق دالمآثر علوی الاعراف والمفاخر سید ابو سعید اکرمہ اللہ بشہودہ وافاض علیہ برکات اٰبائہ وجدودہ الفقیر عبدالعزیز یرفع علیکم التحیات الوافیہ والدعوات الذاکیہ بکرۃً وعشیاً ویذکر مکارمکم السنیہ و مناقبکم العلیہ اٰناءِ الصباح واطراف المساء ھذا وقد مضیٰ زمانٌ طویل لم نطّلع علیٰ خبرٍ من اخبارکم ولم نعرف اثراً من اثارکم ولا اکرمتمونا فی ھذہ المدۃِ المدیدۃِ بصحیفۃٍ وما کان ذلک ظنًا بکم فالمرجو منکم ان لا تنسونا من لطیف مکاتیبکم فان

المکاتیب فانہ نوع مواصلۃ۔ والسلام

الشیخ الکبیر محمد و رفیع الدین و عبد القادر و عبد الغنی و شیخ محمد عاشق و مولانا نور اللہ و بابا فضل اللہ و خواجہ محمد امین و شیخ محمد جواد و شیخ محمد فائق کلھم یُسَلِّمُونَ علیکم و یُقَبِّلُونَ یدیکم والسلام۔

ترجمہ ــــ .... السید الجید والشریف الاید..... سید ابو سعید اللہ تعالےٰ ان کو اپنے شہود سے مکرم کرے اور ان پر ان کے آباد اجداد کے فیوض و برکات برسائے۔

فقیر عبد العزیز صبح و شام آپ کے لئے دعا ہائے فراواں اور رات دن آپ کے مکارم اخلاق اور مناقب عالیہ کا تذکرہ کرتا رہتا ہے .... ایک طویل زمانہ گزر گیا کہ آپ کی کوئی خیر خبر نہیں ملی اور آپ کے آثار میں سے کوئی اثر معلوم نہ ہوسکا اور نہ آپ نے اس مدتِ مدیدہ میں اپنے مکتوبِ گرامی سے سرفراز فرمایا۔ آپ سے ایسی امید نہ تھی آپ سے تو یہ امید ہے کہ ہمیں اپنے مکاتیب سے فراموش نہ فرمائیں گے اس لئے کہ مکاتیب ایک قسم کی ملاقات ہوتے ہیں ــــ والسلام ــــ برادر بزرگ شیخ محمد، رفیع الدین، عبد القادر عبد الغنی، شیخ محمد عاشق، مولانا نور اللہ، بابا فضل اللہ، خواجہ محمد امین، شیخ محمد جواد اور شیخ محمد فائق (ابن شیخ محمد عاشق) یہ سب کے سب آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کی دست بوسی کرتے ہیں۔ والسلام۔

مکتوب ۔ میر ابو سعید رائے بریلویؒ بنام صاحبزادگان شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (بزبان عربی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ــــ الحمد للہ الذی جعل المحدثین المجتبین والعلماء ورثۃ الانبیاء و علمھم اسرار شیونا تہ و تنزلاتہ فی مدرستہ الازلیہ ..... و عزّزھم بالعزۃ القدسیۃ حیث قال ذوالعظمۃ والکبریاء اِنَّمَا یخشی اللہَ مِن عبادہ العلماءُ والصّلوٰۃ والسّلام علی افضلِ الرُّسُلِ والانبیاء وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ الّذین ھُم نجوم الاھتداء وعلیٰ مشایخنا الکرام والنقباء ــــ امّا بعد فتح الکلام بمفاتح التحفۃ التحیۃ والاکرام فیسلم

علیکم وَ یسئل احوالکم الکریمہ المحب المخلص الداعی الی جناب العالی ابو سعید ...... مولانا و مخدومنا الشیخ عبدالعزیز و شیخ محمد و شیخ رفیع الدین و شیخ عبدالقادر و شیخ عبدالغنی سلمکم اللہ تعالیٰ بالبرکات و امکث اللہُ وجودکم فی الدنیا بالحفظ والامان و یسّرکم فی الدار الاخرۃ باعلیٰ الجنان و صانکم اللہ من الآفات والعاہات بحرمۃ النّبی اخر الزمان و بَعْدُ فان سالتم عن احوالی فللّٰہِ الحمد والمنۃ شرفنا اللہ تعالیٰ بزیارۃ الحرمین الشریفین زادھما اللہ شرفا و تعظیما و دَخلنا فی شہر ربیع الثانی فی مکۃِ الشریفۃِ فی اخرِ ثلثِ اللیل و کان الوقت مبارکًا منورا بجذ بالیہا حتیٰ دخلنا من باب السّلام مع ابنی و رفقائ بین یدی الکعبۃ المبارکۃ و شفناھا و دعونا فی حِقّنا و فی حقِّ مشایخنا و اُصولنا و فروعنا و جمیع المؤمنین والمؤمنات ماکان ینبغی لھم وادّینا العُمرۃ و سعینا بین الصّفا والمروۃ و لَبِثْنَا فیما ...... و اعطانا اللہ فیہا برکۃً معنویۃً ــ یومًا کنتُ فِی منزلی مضطجعاً متیقّظاً مُتَفَکِّرًا فی سرِّ الکعبۃ الشرّیفۃ وطوافِھا و خصوصیتہا فی ھذا المکان المخصوص دون مکان اخر ــ نبّانی اللہ تعالیٰ حقیقۃ الکعبۃ و سِرّ طوافہا وھی الخ .... والملتمس من حضرتکم اذا وصَلَ ھذا الورق الی جنابکم الاعلیٰ ان تلاحظوا مضمونہا و تدعون ماکان الخیر فی حقّنا ان اللہ لا یضیع اَجرکم کتبت عجلۃً لا تنظروا الی قصورنا فی العلم ــ العاقبۃ بالعافیۃ والسلام والاکرام ــ

ترجمۂ مکتوب شاہ ابوسعید حسنیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...... بعد الحمد والصلوٰۃ ...... دعاگو ابوسعید آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے ...... آپ حضرات سے میری مراد ....

مولانا و مخدومنا شیخ عبدالعزیز، شیخ محمد، شیخ رفیع الدین، شیخ عبدالقادر اور شیخ عبدالغنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو برکات کے ساتھ سلامت رکھے اور دنیا میں آپ کا وجود حفظ و امان کے ساتھ قائم رکھے نیز آخرت میں اعلیٰ جنت نصیب فرمائے اور (اس جہاں میں) آفات و بلیّات سے محفوظ رکھے بحرمتہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم......

اللہ کی حمد ہے اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمایا۔ زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً ہم مکہ معظمہ میں ذیحج الثانی کے مہینے میں رات کے آخری ثلث میں پہونچے تھے۔ وہ وقت بڑا ہی مبارک اور منور تھا اور اس وقت ایک خاص کشش خانۂ کعبہ کی طرف تھی ـــــ چنانچہ ہم اپنے لڑکے (میر ابو اللیث) اور اپنے رفقاء کے ساتھ باب السلام سے (مسجد الحرام میں) داخل ہوئے اور کعبۂ مبارکہ کے سامنے جاکر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے خانۂ کعبہ کی زیارت کی اور اپنے حق میں اور اپنے مشائخ، اُصول و فروع اور جمیع مومنین و مومنات کے حق میں دعائے خیر کی۔ پھر ہم نے عُمرہ ادا کیا اور (اطواف کے بعد) صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ـــــ مکہ معظمہ میں ہم کئی دن ٹھہرے اللہ تعالےٰ نے ہم کو مکہ معظمہ میں برکتِ معنویہ عطا فرمائی ـــــ وہاں ایک دن میں اپنی قیام گاہ میں لیٹا ہوا تھا۔ جاگ رہا تھا اور کعبۂ شریفہ کی حقیقت کے سلسلے میں سوچ رہا تھا کہ اس کے طواف میں کیا مصلحت ہے اور دوسرے مقامات کو چھوڑ کر اسی مکان مخصوص کی کیا خصوصیت ہے؟ اس وقت اللہ تعالےٰ نے مجھے حقیقتِ کعبہ اور اس کے طواف کی مصلحت و خصوصیّت سے آگاہ فرمایا اور وہ یہ ہے...... [یہ ایک دقیق اور خالص الہامی مضمون ہے اس لئے اس کو یہاں درج نہیں کیا گیا] (آخر میں ہے) آپ حضرات سے التماس ہے کہ جب یہ رقعہ آپ کی خدمت عالی میں پہونچے تو اس کے مضمون کو ضرور ملاحظہ فرمالیں اور ہمارے حق میں جو خیر ہو اس کی دعا فرمائیں ـــــ اللہ تعالےٰ آپ کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا ـــــ میں نے یہ خط عجلت میں لکھا ہے ـــــ
ـــــ ہمارے قصور علمی پر نظر نہ فرمایئے گا۔ انجام عافیت کے ساتھ ہو ـــــ والسلام والاکرام ـــــ

جواب از طرف حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (بزبان عربی)

مکتوب (۴) — بسم اللہ الرحمن الرحیم — الحمد للہ الذی کشف اسرار العوالم صغیرها وکبیرها وکلها وجزءها وغیبتها وشهادتها وروحها ومثالها علی من یشاء — لاسیما النبی الامی الهاشمی البالغ الغایة القصوی فی الاعتلاء صلی اللہ علیه وعلی آله وصحبه مادامت الارض والسماء — الی السید الحسیب النسیب العارف اللبیب صاحب الکمالات العالیه والمعارف السنیه — حاج الحرمین الشریفین زائر المکانین المحترمین وارث الاسرار بالاستحقاق، مصداق السعید من سعد فی بطن امه بلاخلاف وشقاق سلمه اللہ تعالی وعجّل لنا بالخیر والسلامة لقیاه من الفقیر عبدالعزیز وسائر اخوانه المشتاقین الی لقائکم الراغبین الی اللہ فی طول بقائکم — اما بعد — فقد وصلت الرقیمه الکریمه منبئةً عن سلامة ذاتکم مخبرةً عن تفاصیل حالاتکم مبشّرةً بحصول الحج الشریف والزیارة المنیف لکم ولولدکم الارشد درفقائکم وانکم قد دعوتُم فی ذلک المکان المعظم والمکرم المجسم فی تلک الساعة المیمونة المبارکة المغتنمه لجمیع المومنین والمومنات ولذوی الحقوق منکم علی التخصیص المرجوانّ دعائکم ان شاء اللہ مستجابٌ بلاشکٍ ولاارتیاب جزاکم اللہ تعالی احسن الجزاء ورزقکم حسن المآب — فحمدنا اللہ تعالی علی کلّ ذلک وشکرناه وغبطنا لانفسنا وتمنیناه انّ اللہ تعالی علی تحصیله لنا قدیر .... واما ما اشرتم الیه من حصول البرکات المعنویه فی تلک الاماکن العالیه فذلک هو الیقین والصّواب وقرّة عین الاحباب ادام اللہ لکم الترقیات وشرّفکم العوالی التجلیات واما ما کتبتمُ

فی سرّ الکعبة وطوافها فهوا مر مطابقٌ لکشف الکبار من الاولیاء رضوان اللہ علیھم اجمعین .... وبالجملة فمکشوفکم حق وصواب ھنیئاً لکم امثال ھذہ المعارف الحقیة والعلوم العمیقة الدقیقة واما ما التمستم من الدعاء فنحن نلتمس منکم اضعافه ولا نغفل عن الدعاء فی حقکم وفی حق ولدکم وکل من توسّل بکم طرفة عینٍ۔ تقبل اللہ منّا ومنکم ورزقنا وایّاکم سعادة الدارین والسّلام۔ وقد توفی الی رحمته من اصحاب سیدنا وشیخنا قدّس سرّہٗ الشیخ اہل اللہ والشیخ محمد عاشق والشیخ نذراللہ وخواجہ محمد امین وحاجی محمد سعید البریلوی فادعوا اللہ تعالیٰ فی حقھم ــــ

ترجمہ ــــ یہ خط عبدالعزیز اور اس کے تمام بھائیوں کی طرف سے ہے ــــ جو مکتوب الیہ کی ملاقات کے مشتاق اور ان کی طول عمر کے اللہ تعالےٰ سے خواہاں ہیں۔ ــــ اور حبیب ونسیب، عارف لبیب، صاحب کمالات ومعارف عالیہ حاجی حرمین شریفین زائر مکانین محترمین .... (میر ابوسعید) کی طرف لکھا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور خیر وعافیت کے ساتھ ہم کو جلد ان کی ملاقات میسر کرائے ــــ ــــ بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ مکتوب گرامی ملا جو آپ کی سلامتی کی اطلاع اور آپکے تفصیلی حالات کی خبر دینے والا تھا ــــ اس میں حصولِ حج وزیارت کی خوشخبری بھی تھی اس خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ آپ صاحبزادے (میر ابواللیث) اور آپکے رفقاء کا بھی یہ سعادت حج وزیارت نصیب ہوئی ــــ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اس مقام معظم ومکرم (مسجد الحرام) میں ساعتِ سعید کے اندر تمام مومنین ومومنات کے لئے عموماً اور اہلِ حقوق کے لئے خصوصاً دعا فرمائی۔ امید تو یہی ہے کہ آپکی دعا انشاء اللہ تعالےٰ بے شک وشبہ مستجاب ہوگی ــــ اللہ تعالےٰ آپ کو بہترین جزا دے اور آخرت کی بھلائی عطا کرے ــــ ہم نے (آپ کا خط پڑھ کر) مندرجۂ مکتوب باتوں پر اللہ کی حمد کی اور اس کا شکر ادا کیا۔ ہم کو آپ کی اس کامیابی پر غبطہ ورشک ہوا اور اس

کامیابی کی اپنے لئے بھی تمنا کی ۔۔۔ اللہ تعالےٰ اس سعادت و کامیابی کے حاصل کرانے پر قادر ہے ..... آپ نے ان مقامات مقدسہ میں حصولِ برکاتِ معنویہ کا جو ذکر فرمایا ہے وہ بالکل حق و صواب اور احباب کی آنکھوں کا نور ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کی ترقیات کو دائماً برقرار رکھے اور آپ کو تجلیات سے مشرف فرمائے ۔۔۔ آپنے کعبہ اور طوافِ کعبہ کی حقیقت پر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی صحیح اور کبارِ اولیاء رحمہم اللہ کے کشف کے مطابق ہے ۔۔۔ .... حاصل کلام یہ ہے کہ آپ کا مکشوف بالکل صحیح و درست ہے۔ آپ کو اسطرح کے معارفِ حقّیہ اور علوم دقیقہ مبارک ہوں ۔ اور آپ نے دعا کا جو التماس کیا ہے تو ہم بھی آپ سے زیادہ سے زیادہ دعا کی درخواست کرتے ہیں اور آپ کے اور آپکے صاحبزادے اور آپ کے متوسلین کے حق میں دعا کرنے سے ایک لمحہ غافل بھی نہیں ہیں ۔۔۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی دعا قبول کرے اور ہمیں اور آپ کو سعادتِ دارین نصیب فرمائے ۔۔۔ سیدنا و شیخنا قُدّسَ سِرّہٗ (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) کے اصحاب میں سے یہ حضرات وفات پاکر جوارِ رحمت خداوندی میں پہونچ گئے ہیں ۔۔۔

(۱) شیخ اہل اللہ (۲) شیخ محمد عاشق (۳) شیخ نور اللہ (۴) خواجہ محمد امین (۵) حاجی محمد سعید بریلوی[ل] ۔۔۔ ان حضرات مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں ۔۔۔

[ل] الشیخ العالم الصالح محمد سعید بن محمد ظریف بن خان محمد بن یار محمد ابن خواجہ احمد الافغانی الدہلوی ۔۔۔ آپ افغانستان میں پیدا ہوئے۔ وہیں نشو و نما پائی۔ تحصیل علم کے لئے دہلی کا سفر کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حلقۂ درس میں داخل ہو کر کمالاتِ علمیہ سے مالامال ہوئے۔ آپ بھی سفرِ حجاز میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ہمراہ تھے۔ آپنے شیخ کی حیات میں برابر خدمتِ اقدس میں رہے۔ بعد وفات شاہ صاحبؒ آپ دہلی سے بانس بریلی تشریف لے آئے۔ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان نے آپکو اپنے صاحبزادے عنایت خاں کا معلم مقرر کیا۔ چنانچہ آپنے بریلی ہی میں اقامت کر لی۔ اور ۱۱۸۰ھ سے کچھ پہلے انتقال فرمایا۔ آپ کے پوتے مولانا نجم الغنی نے صاحب نزہۃ الخواطر (باقی صـ۲۱۹ پر)

مکتوب سید محمد نعمان[1] حسنی بنام حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ

[جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے آخری حالات اور دیگر نادر معلومات پر مشتمل ہے]

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہٗ ۔ الحمد للہ علی النعماء والرضا علی القضا والصبر علی المصیبۃ والبلا ۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید الشاکرین وزبدۃ الراضین وقدوۃ الصابرین شفیع المذنبین ورحمۃٍ للعٰلمین محمدؐ وآلہ وصحبہ الطیبین الطاہرین وعلی ورثتہ علماء الراسخین واولیاء المرشدین الی یوم الدین بعد ھذا ـــ اگر شرح سوگواری ...... واقعۂ ارتحال امام سنت وجماعت ومقتدائے ارباب کرامت، پیشوائے عرفائے زماں سرآمد اولیائے جہاں قطب زمانی، محبوب سبحانی سیدنا ومرشدنا ولی اللہ فاروقی مجدد مأتہ دوم الف ثانی رضی اللہ عنہ ازیں عالم پُر ملال بصوب دار الافضال بوصال ذوالجلال بر صفحۂ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱۸) کو یہی سن وفات بتایا ہے مکتوب حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے بھی قریب قریب یہی سنِ وفات معلوم ہوتا ہے ۔ { نزہۃ الخواطر جلد (۶) } ـــ تاریخ کا یہ زبردست سانحہ ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کا ان رہا۔ کہنے والی پانچ اہم اور باکمال شخصیتیں ایک سال کے اندر اس دنیا سے رخصت ہو گئیں ـــ اس کا انکشاف حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے مکتوب گرامی ہی سے ہو ـــ حضرت شاہ ابو سعید حسنی ۱۱۸۰ھ میں حجاز کو روانہ ہوئے اور ۱۱۸۸ھ میں واپس آئے ہیں ۔ واپسی پر ۱۱۸۸ھ میں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے ان کو یہ مکتوب لکھا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ۱۱۸۸ھ میں ان سب حضرات کا انتقال ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ۱۱۸۷ھ سب کا سال وفات ہو یا بعض کا ۱۱۸۷ھ میں اور بعض کا ۱۱۸۸ھ میں وصال ہوا ہو لیکن مولانا نجم الغنی نے اپنے دادا کے متعلق یہ خبر دی ہو کہ ۱۱۸۸ھ سے کچھ پہلے یعنی ۱۱۸۷ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے جس سے حاجی محمد سعیدؒ کے لئے ۱۱۸۷ھ متعین ہے مگر دوسرے چار حضرات کے متعلق پھر احتمال ۱۱۸۸ھ کا بھی ہے اسی وجہ سے صاحب نزہۃ نے احتیاطاً ان بقیہ چار بزرگوں کی تاریخ وفات کو ان الفاظ میں لکھا ہے "وقد توفی نحو سنۃ سبع وثمانین ومائۃ والف" نزہۃ الخواطر جلد ۶ میں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے جس مکتوب گرامی کا کئی جگہ ذکر ہے وہ یہی مکتوب (۴) ہے ـــ

[1] مولانا سید محمد نعمان بن سید محمد ابن سید محمد ہدی ابن عارف باللہ سید محمد علم اللہ حسنی رائے بریلوی قدس سرہٗ

روزگار ثبت یابد هر آئینه مانند حالِ ما غریبان سزد ؎

چه بخاطر رسید یار مرا   که بهجران کشید کار مرا

وا مصیبتاه ـــــ این چه بے نیازی .... است که همچنین روح مقتدائے ما

در کمتر وقت بعمر شصت و دو سالگی ندا ارجعی الی ربک راضیة مرضیه داد ند و اصحاب بدع و ضلال

را عشرت آگین نمودند و اصحاب دین را اندوهگین کردند یعنی بتاریخ سلخ محرم الحرام سنه ۱۱۷۶ھ

یک هزار و یکصد و هفتاد و شش یوم السبت وقت الظهر با مر داعی برحق روح مطهر آنحضرت

از قالب عنصری مفارقتِ نموده با وج علیین نشیمن ساخته .... حالتِ تمام اصحاب و احباب

از مفارقتِ آنجناب چنان تباه و خراب بود که از حیزِ تحریر بیرونست ...... اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ

رَاجِعُوْن ـ رحمة الله علیه وعلیٰ من بجنابه یتوسلون ـ آمدیم بر اینکه از فضل الٰهی و تصدق

جناب حضرت رسالت پناهی صلی الله علیه وعلیٰ آله وسلم جاذبهٔ حضرت ایشان علیه الرحمته این

عاصی را بسوئے خود کشید بشهر ذی قعده در بڈهانه رفته تقبیل آستانهٔ متبرکه استسعاد یافته

و بملازمت جناب قدسی القاب مشرف گردید و بر حالات خود توجهات عالیات بیش از

بیش یافته از انجا که حضرت ایشان جهت تداوی و تدابیر در ماه ذی حجه تاریخ نهم بشهر

دهلی بمکان بابا فضل الله در سجد روشن الدوله بچوک سعد الله خان نزول فرمودند از فرزندان

گرامی میان محمد صاحب و میان عبد العزیز و میان رفیع الدین مدظلهم العالی ـــــــــ

و میان محمد عاشق صاحب و میان اهل الله صاحب و میان محمد فائق و میان محمد جواد و

محمد امین وغیره یاران حاضر خدمت بودند این غلام و میر محمد عتیق و میر قاسم علی که در وقتِ

آخرین شرفِ انتساب بیعت یافته ـ هر روز بشرفِ حضور پرنور و خدمت گاری وسیلهٔ

حضور در حضور سعادت اندوز میشدیم ـ مشفقا این مجلسِ آخرین عجب مجلسے بود پر فیض دائماً

مهبطِ ملاء ملکوت و نزول ارواح طیبه ارکان عالم ناسوت میگردید و نفحاتِ انس و رحمت و

رشحات قدس و برکت بمثالِ نزول غیث می بارید ـ اکثر یارانِ اهل نسبت بوجدانِ صحیحهٔ

خود می دریافتند ـــــ و احسرتا اهل الله عرفا لا زال در هر زمان می باشند اما این

چنین مرد با جمعیتِ اوصاف حمیده اعلم بکتاب و سنت با جتهاد مطلق و در حقائق و

ومعارف بحرِ مواج ودر علوم دیگر محض فیاض پس از صدہا سال می آید ؎

دورہا باید کہ تا یکمرد صاحبدل شود　　بایزید اندر خراسان یا سہیل اندریمن

یاراں می باید کہ مصابرت وشکیبائی ورزیدہ نسبتِ رابطہ حضرت شیخ را بجامع ہمت در تصور نہادہ بمراقباتِ معلومہ مشغول باشند ان شاء اللہ تعالےٰ فیض صحبت در رابطہ برابر خواہد بود کما یفیض من بعض رسالاتہ رحمۃ اللہ علیہ ـــــ والحمد للہ رضامندئ حضرت صاحب قدس سرہٗ از انصاب وتوجہاتِ عالیات برحال ایشاں زیادہ از حدِّ بیان یافتہ اکثر اوقات استفسارِ احوال سامی می فرمودند وماجرائے غارتگرئ ابدالیاں و رسیدنِ آنصاحب در عین رستخیز را نطفا ریافتن التہابِ نہیب بسبب قدمِ گرامی از زبانِ دُرفشاں مودّی ساختند وشاید کہ منظور لقائے آخرین بضمیر منیر بودہ باشد مرۃً فرمودند کہ "میر ابوسعید ارادۂ آمدن دارند اگر زود برسند بہتر باشد" صاحب من ظاہر صحبتِ ایشاں را باستسعاد کشیدہ تصنیفات آنحضرت قریب بنود بل زیادہ در علوم دین از تفسیر واصول وفقہ وکلام وحدیث مثل حجۃ اللہ البالغہ واسرار فقہ ومنصور وازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء وترجمہ قرآن کہ ہر واحد قریب ہشتاد ونود جزو کلاں بحجم خواہد بود ودیگر رسائل در حقائق و معارف مثل الطاف القدس وہمعات وفیوض الحرمین وانفاس العارفین وغیرہم کہ نشان از صحبت وبرکت خدمت می دہند می باید کہ عزیمت برایں آید کہ ہمہ را نویسانیدہ رائج نمایند بانکہ توجہات سرانجام خواہد یافت ومثل ایں تصنیفات واللہ اعلم در اسلام تصنیف شدہ باشد یا نہ ۔ چنانچہ ارباب بصیرت عبرت یافتہ اعتراف دارند وکلام ایشاں در ہر باب کہ نوشتہ اند اصول است ...... ولیکن ایں فقیر ودیگر صاحبزادہا و یارانِ حضرت بملاحظۂ فرطِ محبتِ سامی بجناب حضرت را نیست کہ بمجردِ شنیدنِ ایں حادثۂ عظیمہ جہتِ فاتحۂ روحانیت وزیارت مرقد مطہر راہئ اینصوب خواہند شد ـــــ لہذا منتظر قدوم ہستم اگر زود تشریف بیارند بارے بملاقات سامی مسرور الوقت شوم واگر توقف در آمدن باشد اعلام نمائند کہ فقیر ہم عزم مراجعتِ وطن دارد ـــــــ ودیگر آنکہ میاں محمد عاشق صاحب بعد سلام فرمودہ اند کہ میر ابوسعید جیو را بنویسید کہ ہر مکاتیب

حضرت ایشاں کہ بجانب آنصاحب مشرف صدور یافتہ باشد نقل آنہا البتہ بفرستید کہ داخل مکاتیب نمودہ شود از حضرت میاں اہل اللہ صاحب و دیگر یاران و صاحبزادہا سلام اسم باسم مطالعہ فرمایند ــــ وکیفیت ارتحال و وصال مرحوم و مغفور غفران پناہ بھائی محمد معین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ...... بجناب عالی حضرت صاحبؒ قبلہ در مقام بڈھانہ عرض کردم فاتحہ بروحانیت خواندند و تاسفہا نمودند ــــ

ترجمہ ــــ باسمہ سبحانہ و تعالےٰ شانہٗ ــــ اللہ تعالےٰ کی حمد ہے اس کی نعمتوں پر نیز جذبۂ رضا بالقضا کے حصول پر اور مصیبت و بلا میں صبر کے حاصل ہونے پر اور درود و سلام سید الشاکرین، زبدۃ الراضین، قدوۃ الصابرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ پر اور (آپ کے ضمن میں) آپکے آل و اصحاب پر جو کہ طیب و طاہر تھے اور آپ کے وارثین یعنی علماء راسخین اور اولیاء مرشدین پر۔ تا قیام قیامت ــــ

حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ امام سنت و جماعت، مقتدائے ارباب کرامت، پیشوائے عرفائے زمان، سر آمد اولیاء جہاں، قطب زمانی، محبوب سبحانی سیدنا و مرشدنا ولی اللہ فاروقی مجدد وقت رضی اللہ عنہٗ کے انتقال پُر ملال کا واقعہ اگر تفصیل سے لکھا جائے تو ہم جیسے غمزدہ لوگوں کے مناسب حال ہے ــــ ہمارے دوست کے دل میں کیا آیا کہ ہمیں فراق و مہجوری میں مبتلا کر گیا ــــ وامصیبتاہ ــــ اللہ تعالےٰ کی شانِ بے نیازی کا عجیب نمونہ ہے کہ ایسے مقتدا کی روح کو صرف ۶۲ سال کی عمر میں ارجعی الیٰ ربکِ راضیۃً مرضیہ (اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی اور پسندیدہ ہو کر رجوع ہو جا) کی ندا دے دی گئی اور بدعت و ضلالت والوں کو خوش اور اصحاب دین کو اندوہ گین کر دیا گیا ــــ یعنی محرم الحرام ۱۱۷۶ھ کی آخری تاریخ میں ہفتے کے دن ظہر کے وقت حکم خداوندی کے مطابق حضرت اقدس کے طائر روح مطہر نے اوج علیین پر اپنا نشیمن بنا لیا ....

اصحاب و احباب کی حالت، آنجنابؒ کی مفارقت سے ایسی خراب و خستہ تھی کہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتی .... اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ــــ

اللہ تعالےٰ کی رحمت آپ پر اور آپ کے متوسلین پر نازل ہو ۔

اب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں ۔ فضلِ الٰہی سے اور درگاہ حضرت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وصحبہ وسلم کے صدقے میں اس عاصی کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کشش نے اپنی طرف کھینچا چنانچہ ذی قعدہ (۱۱۷۵ھ) کے مہینے میں بڈھانہ ضلع مظفر نگر جاکر آستاں بوسی کی سعادت حاصل ہوئی اور جناب قدسی القاب (حضرت شاہ صاحبؒ) کی صحبتِ اقدس سے مشرف ہوا۔ بڈھانہ سے حضرت ایشاں ۹ ذی الحجہ (۱۱۷۵ھ) کو بغرض علاج شہر دہلی تشریف لے آئے اور وہاں بابا فضل اللہ کے مکان پر مسجد[1] روشن الدولہ کے احاطے میں جو چوک سعد اللہ خاں میں واقع ہے ۔ فروکش ہوئے ۔ فرزندانِ گرامی قدر میں سے میاں محمد میاں عبد العزیز، میاں رفیع الدین مدظلہم العالی (اور اقربا و متوسلین میں سے) میاں محمد عاشق صاحب، میاں اہل اللہ صاحب، میاں محمد فائق میاں محمد جواد (پھلتی) اور خواجہ محمد امین وغیرہ حاضرِ خدمت تھے ۔

یہ غلام اور میر محمد عتیق نیز میر قاسم علی (ساکنانِ رائے بریلی) جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام میں شرفِ بیعت سے مشرف ہوئے تھے ۔ ہر روز حاضری اور خدمتگاری سے سعادت اندوز ہوتے رہتے تھے ۔

مشفقِ من ! یہ آخری مجلسیں بھی عجیب پر کیف اور پر فیض تھیں ..... نفحاتِ اُنس و رحمت اور رشحات قدس و برکت بارش کی طرح برستے تھے ۔ اکثر اہلِ نسبت حضرات اپنے وجدانِ صحیح سے اس کو محسوس کرتے تھے ..... اہل اللہ اور عارف تو ہمیشہ ہر زمانے میں ہوتے ہیں مگر ایسا مردِ حقانی جو جمیع اوصافِ حمیدہ کا حامل ہو اور جو

---

[1] مسجد و مدرسہ روشن الدولہ ۔ شاہجہاں آباد (دہلی) میں یہ عمارتیں دریبے کے اندر نواب روشن الدولہ کی بنوائی ہوئی ہیں ۱۷۲۲ء میں نواب موصوف نے بنوائی تھیں ۔ مسجد کے برج سنگِ مرمر زرد کے بنے ہوئے ہیں اور نہایت خوبصورت ہیں ۔ بڑے در کی پیشانی پر کتبہ کندہ ہے مدرسہ کا مکان ۱۸۵۷ء سے کوتوالی کے متعلق ہو گیا ہے (غرابت نگار مولفہ عبد الحق دہلوی)

کتاب و سنت کا اجتہادی شان سے بہترین عالم ہو نیز حقائق و معارف میں بحرِ مواج ہو اور دیگر علوم میں دریائے ذخّار ہو ـــــ صدیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

ع بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

...... دوستوں کو چاہیئے کہ صبر و شکیبائی کو اختیار کر کے حضرت شیخ ؒ کی نسبت رابطہ کو ہمت کے ساتھ تصور میں لاکر مراقباتِ معلومہ میں مشغول رہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا تو فیضِ صحبت و رابطہ برابر باقی رہے گا جیساکہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے بعض رسائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے ـــــ یہ امر بھی لائقِ حمد ہے کہ حضرت صاحب قُدّسِ سرّہٗ کی آپ سے رضامندی اور آپ پر ان کی توجہات عالیہ کو میں نے حد بیان سے زیادہ پایا۔ اکثر اوقات آپ کے حالات دریافت فرماتے رہتے تھے ـــــ ابدالیوں کی جنگ کا واقعہ اور آپ کا عین اس ہنگامۂ قیامت خیز میں پہونچنا اور آپ کے قدمِ گرامی سے آتشِ فتنہ کا فرو ہو جانا ـــــ ان باتوں کو حضرت قُدّسِ سرّہٗ اپنی زبانِ دُرفشاں سے بیان فرمایا کرتے تھے ـــــ شاید آپ سے آخری ملاقات کی تمنا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں تھی چنانچہ ایک مرتبہ یوں فرمایا:

"میرا ابو سعید آنے کا ارادہ کر رہے ہیں اگر وہ جلدی آجائیں تو اچھا ہو ـــــ"

صاحبمن! حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری صحبت تو اب میسّر نہیں آسکتی البتہ علومِ دینیہ میں ان کی تصنیفات نوے کے قریب بلکہ اس سے بھی زیادہ ہیں ـــــ تفسیر، اصول، فقہ، کلام اور حدیث میں ـــــ جیسے حجۃ اللہ البالغہ، اسرارِ فقہ[عـہ]، منصور[عـہ]، ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء جن میں سے ہر ایک کی کافی بڑی ضخامت ہے ـــــ ان کے علاوہ دیگر رسائل ہیں جو حقائق و معارف پر مشتمل ہیں۔ جیسے الطاف القدس، ہمعات، فیوض الحرمین اور انفاس العارفین وغیرہا ـــــ یہ کتابیں آپ کے فیوض و برکات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ آپ قصد اس امر کا کریں کہ ان تمام کتابوں کو لکھوا کر رائج فرمائیں۔

عـہ، عـہ یہ دونوں کتابیں حیاتِ ولی کی فہرستِ تصانیف میں موجود نہیں ہیں۔

یہ کام تھوڑی سی توجہ سے انجام پا سکتا ہے ـــــــــــ معلوم نہیں کہ ایسی تصنیفات گزشتہ دور میں ہوئی ہیں یا نہیں ؟ واللہ اعلم ـــــــــــ ارباب بصیرت ان کتابوں کی افادیت کا اقرار کرتے ہیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہر باب میں اصولی حیثیت رکھتا ہے ـــ ..... اس فقیر کو اور صاحبزادگان نیز تمام یاران حضرتؒ کو آپ کی محبت کے پیش نظر یہ یقین ہے کہ جیسے ہی آپ اس حادثہ عظیمہ (وفات حضرت شاہ صاحبؒ) کی خبر سنیں گے (فوراً) فاتحہ پڑھنے اور مرقد مطہر کی زیارت کرنے کے لئے دہلی کو روانہ ہو جائیں گے۔ اسی وجہ سے میں منتظر قدم ہوں اگر جلدی تشریف لائیں تو میں ملاقات سامی سے سرفراز وقت ہو جاؤں ـــ اگر تشریف لانے میں کچھ دیر ہو تو مطلع فرما دیں کیونکہ فقیر بھی وطن کو واپس جانے کا قصد رکھتا ہے ـــ دوسری بات یہ ہے کہ میاں عاشق صاحب (پھلتی) بعد سلام فرماتے ہیں کہ میرا ابوسعید کو لکھو کہ حضرتؒ اقدس کے جتنے مکتوبات بھی ان کے نام صادر ہوئے ہیں ان کی نقول ضرور بھیجیں تاکہ ان کو داخل مکاتیب کیا جائے۔ حضرت میاں اہل اللہ صاحب اور دیگر متوسلین نیز صاحبزادگان کی طرف سے نام بنام سلام مطالعہ فرمائیں۔ میں نے بڈھانہ میں حضرت اقدسؒ کی خدمت میں مرحوم و مغفور غفران پناہ بھائی محمد معین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی کیفیت بیان کر دی تھی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی روح کو ایصال ثواب کیا تھا اور بڑا افسوس ظاہر فرمایا تھا۔